السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں :

موجودہ زمانے میں بعض مساجد میں ہرجمعہ کوفرض نماز کے سلام کے معاًبعد،ایک یا دوآدمی نمازیوں کے سامنے ڈبہ کھڑکھڑاتے ہوئے چلتے ہیں تاکہ انہیں چندہ مل جائے ۔ یہ چہل قدمی مصلیوں کے اذکارو ادعیہ میں ذہنی انتشار کا موجب ہوتی ہے ۔پیسے والے چندپیسے ڈبہ میں ڈالتے رہتے ہیں ۔ کیا اس طرح بالالتزام چندہ کرنا عندالشرع جائزودرست ہے ؟

کیادوررسالت سے لے کر خلفاء راشدین تک فرض نماز جمعہ کے سلام کے معاًبعد، مذکورہ طور پر بالتزام چندہ کرنے کی نظیر ملتی ہے ؟

نماز مفروضہ کے سلام کے بعداذکارو ادعیہ کا مسنون ہوناثابت ہے یانہیں ؟ اگر ہے تواذکارو ادعیہ قلیلہ کا ترک اورچندے کی فوقیت وترجیح کس حدتک عندالشرع درست وجائز ہے ؟ بینواو توضحوا توجروا عنداللہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسجد میں کسی حاجت مند کا سوال کرنا گوشرعاجائز ہے، جیساکہ سنن ابوداؤد میں ''باب المسئلة فی المسجد،، کے ماتحت روایت کردہ حدیث سے اس کا جوازثابت ہوتا ہے ۔ لیکن سوال میں چندہ مانگنے کی مذکورہ صورت یعنی : فرض نماز جمعہ سے سلام پھیرنے کے فوراً بعد یا دومنٹ کے بعد، دوایک آدمیوں کا صفوں کے درمیان مصلیوں کے سامنے ڈبہ کھڑکھڑاتے ہوئے ، اس لیے گزرنا کہ مصلیان اس میں کچھ پیسے ڈال دیں یہ طریقہ مطلقاً مکروہ ومذموم ہے ، چاہے کبھی کبھار ایسا کیا جائے یاہرجمعہ کوالتزام ، اس طرح چندہ مانگا جائے ۔ عہد نبوت وعہد صحابہ کرام میں اس طرح چندہ مانگنے کا کہیں اتہ پتہ نہیں ملتا ۔ نیز سلام کے بعد صفوں کے درمیان مقتدیوں کے سامنے اس طرح ڈبہ کھڑکھڑاتے ہوئے چندے سے فرض نماز کے بعد جواذکار مشروع ہیں ان میں خلل پڑتا ہے اورانتشار پیدا ہونا بالکل ظاہر ہے ۔ بنابریں سوال میں چندہ مانگنا ہی ہے ، تومسجد سے باہر نکلنے کی جگہ کے قریب بندڈبہ رکھ دیا جائے تاکہ اس میں چندہ ڈالنے والے پیسے ڈال دیا کریں ۔ ہذا ماظہرلی والعلم عنداللہ تعالی.

املاہ عبیداللہ رحمانی مبارکپوری 2 صفر1396ھ

نمازاوردعائے مسنون سے فارغ ہونے کے بعد مسجد میں چندہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ لیکن صورت مسئولہ میں وہ جواب بالکل صحیح ہے جوحضرت شیخ الحدیث صاحب نے تحریر فرمایا ہے ۔

عبدالغفور بسکوہری 19 صفر1396ھ مطابق 19 مارچ 1976ء محدث بنارس ،(شیخ الحدیث نمبر) 1997ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 419

محدث فتویٰ